بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حکمرانوں کے لئے
چند یادداشتیں

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

PyaareNabiKiBaatain

tablighulislam

احباب وناظمین اور حکمران حضرات کی خدمت

میں چند یادداشتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی ونسلم علے حبیبہ سید العالمین و علے الہ و اصحابہ اجمعین.

میرا تعارف

نہ میرا سیاسی ذہن ہے نہ سیاست کا شوق ہے اور نہ ہی کسی بھی سیاسی جماعت کے ساتھ تعلق ہے میرا کام ہے قرآن وحدیث کی تبلیغ واشاعت بذریعہ تحریر۔

امابعد!

اہل اقتدار و ناظمین حضرات ۔آپ کی خدمت میں قرآن وحدیث سے چند یادداشتیں بطور خیر خواہی پیش کی جا رہی ہیں ۔اور ساتھ ہی اپیل ہے کہ آپ میری اس پیشکش کو تھوڑا سا وقت نکال کر پڑھ لیں تاکہ جیسے آپ حضرات کو اللہ تعالے نے دنیا میں مقام عطا کیا ہے

آخرت میں بھی مقام و مرتبہ عطا ہو۔

ان اریـد الا الا صـلاح مـا اسـتـطعت و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم .

یادداشت ۱

اللہ تعالے نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

الـذیـن ان مـکـنّـا هـم فـی الارض اقـامـوا الـصلاۃ و آتـوا الـزکـاۃ و امروا بـالـمعروف و نهوا عن الـمنکر وللہ عاقبۃ الامور.

(قرآن مجید۔ سورۃ الحج)

یعنی وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نمازیں قائم کرتے ہیں (پابندی سے پڑھتے ہیں) اور زکوٰۃ دیتے ہیں نیز وہ اچھے کاموں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور ہر کام کا انجام اللہ تعالے کے دست قدرت میں ہے۔

اس فرمان عالیشان میں اللہ تعالے نے سب سے پہلے نماز قائم کرنے کا ذکر کیوں فرمایا ہے یہ اس لئے کہ نماز ہی اہم چیز ہے نماز کے بغیر کوئی نجات کا راستہ نہیں ہے۔

حدیث ۱

چنانچہ اللہ تعالے کے حبیب اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اوّل ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلاة

فان صلحت صلح سائر عمله و ان فسدت فسد سائر

عمله .

(ترغیب وترھیب ص ۳۱۹ ج ۱، المعجم الاوسط، ص ۵۱۲)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہوئی تو باقی نیکیاں بھی درست قرار پائینگی لیکن اگر نماز پوری نہ ہوئی تو کوئی نیکی کام نہ آئیگی۔

حدیث ۲

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسو ل اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یحا سب به العبد

یوم القیامة ینظر فی صلاته فان صلحت

فقد افلح و ان فسدت فقد خاب و خسر .

(ترغیب وترھیب ص ۳۲۰ ج ۱۔ المعجم الاوسط، ص ۴۶۸)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن جس چیز کا سب سے پہلے حساب ہو گا وہ نماز ہے دیکھا جائیگا کہ بندے کی نماز پوری ہے یا نہیں اگر نماز پوری ہوئی تو وہ بندہ کامیاب ہو جائیگا نجات پا جائیگا اور اگر نماز پوری نہ ہوئی تو بندہ خائب و خاسر (نامراد) عذاب میں گرفتار ہو جائیگا۔

لیکن آج کل شیطان نے یہ چکر چلایا ہوا ہے کہ خدمت خلق ہی سب کچھ ہے۔ خدمت خلق ہو تو اور کوئی نیکی نہ بھی ہو بخشش ہو جائیگی۔

اور آجکل اس پروپیگنڈے سے اکثر حکمران متاثر نظر آتے ہیں۔

اے میرے عزیز مسلمان بھائی ذرا غور کر اگر رات کے بارہ بجے ایک شخص کہے کہ سورج چڑھا ہوا ہے دوسرا کہے سورج غروب ہو چکا ہے تو دونوں سچے نہیں ہو سکتے ایک ہی سچا ہو گا۔

یوں ہی بندہ کہے کہ خدمت خلق کافی ہے نماز نہ بھی پڑھی تو کوئی حرج

نہیں لیکن اللہ تعالے کے حبیب جن کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں وہ فرمائیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا اگر نماز پوری نہ ہوئی تو کوئی نیکی نہیں بچا سکتی۔ جیسے کہ اوپر مذکور ہوا لہذا آپ سوچ کر بتائیں کہ کون سچا ہے۔ سچا تو وہی ہے جس کی سچائی کی رب تعالے کا قرآن گواہی دے رہا ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی. (قرآن مجید سورۃ النجم)

یعنی میرا حبیب اپنے آپ نہیں بولتا وہ وہی کچھ بیان کرتا ہے جو وحی خدا ہو۔

اور اس فرمان کی صداقت کیلئے ایک واقعہ پیش خدمت ہے پڑھیں اور خواب غفلت سے بیدار ہوں۔

واقعہ

حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقاصد السالکین میں واقعہ لکھا کہ ایک آدمی مالدار تھا سخی بھی تھا خیرات بہت کیا کرتا تھا (بیواؤں کی خدمت ،غریبوں محتاجوں کی خدمت ،ناداروں کی

خدمت) مگر وہ نماز نہیں پڑھتا تھا ایک دن اس نے خواب میں دیکھا قیامت کا دن ہے (جو کہ بڑا ہی سخت دن ہے) فرشتوں نے اس بندے کو پکڑ لیا ہے اور حساب کے مقام پر لے گئے اور جب اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس اعمالنامہ میں ساری نیکیاں ساری مالی خیراتیں درج ہیں مگر نماز نہیں ہے۔ پھر فرمان جاری ہوا کہ فرشتو اس کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ بے نماز تھا چنانچہ اسے فرشتوں نے پکڑا اور اسے ننگے سر دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے اثناء راہ اس کی آنکھ کھلی تو اس کو بہت شرمندگی لاحق ہوئی اور اس نے وہیں پر سچی توبہ کی یا اللہ آئندہ کچھ بھی ہو جائے نماز نہیں چھوڑوں گا۔ (مقاصد السالکین ص ۳۴)

میرے عزیز آؤ ہم ہوش کریں جاگیں خواب غفلت سے بیدار ہوں

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں

سامان سو برس کا تو پل کی خبر نہیں

اے میرے مسلمان بھائی ابھی وقت ہے آؤ جاگیں ہوش کریں موت کے فرشتہ کے آنے سے پہلے پہلے ہم اس شیطانی پروپیگنڈے سے باہر آئیں اور نماز کا دامن تھام لیں تاکہ ہماری قبر جنت کا باغ بن جائے جیسا کہ اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا:

انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار .

(مشکوٰۃ، ص ۴۵۸۔ ترمذی، ص ۱۵۵)

یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

اے میرے مسلمان بھائی شیطان جو کہ ہمارا ازلی دشمن ہے وہ نفس کو اپنے ساتھ ملا کر چاہتا ہے کہ ہمیں دوزخ میں پھینکے ہماری قبروں کو دوزخ کا گڑھا بنائے کیونکہ جب شیطان نے آدم علیہ السلام کو تعظیم کیلئے سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا گیا اس وقت شیطان نے کہا اے اللہ تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت

دے پھر جب شیطان کو مہلت مل گئی تو شیطان نے کہا اے اللہ یہ آدم جس کی وجہ سے میری ساری نیکیاں برباد ہوئیں اور میں لعنت کا حقدار ٹھہرا ۔ میں اس آدم کی اولاد کو نہیں چھوڑوں گا۔ آگے سے پیچھے سے، دائیں سے بائیں سے جیسے بھی مجھ سے ہوسکا میں اس کی اولاد کو گمراہ کروں گا۔ اور اکثر ان میں سے ناشکرے ہوں گے۔ سجدہ شکر ادا نہیں کرنے دونگا۔

ثم لا تینھم من بین ایدیھم و من خلفھم وعن ایمانھم و عن شمائلھم ولا تجدا کثرھم شاکرین.

اس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا: قال اخرج منھا مذموماً مدحوراًلمن تبعك منھم لا ملئن جھنم منکم اجمعین.

(قرآن مجید)

یعنی اے شیطان تو یہاں سے دفع ہوجا مردود اور راندہ ہوا۔ بیشک آدم کی اولاد میں سے جس نے تیرا ساتھ دیا میں تم سب سے جہنم (دوزخ) کو بھروں گا۔

لہذا میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی ذرا سوچ کہ وہ شیطان جو کہ ہمارا ازلی دشمن ہے جس نے اولاد آدم کو جہنم رسید کرنے کی قسم کھائی

ہوئی ہے کیا وہ پیچھا چھوڑے گا۔ ہر گز نہیں

تو چونکہ نماز سب نیکیوں سے بہت اہم ہے اس لئے شیطان نماز سے روکنے کیلئے بڑا زور لگاتا ہے اور طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے انہیں ہتھکنڈوں میں سے ایک یہ کہ خدمت خلق ہی سب کچھ ہے نماز نہ بھی پڑھی جائے بخشش ہو جائے گی۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم اللہ، رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے غیر مبہم اور واضح ارشادات کے ہوتے ہوئے بھی شیطانی پروپیگنڈے پر چل رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں ہمیں خبردار کر دیا ہے۔ان الشیطان لکم عدوّ فاتخذوہ عدّوا. انما یدعو حزبہ' لیکونو امن اصحاب السعیر.

(قران مجید، سورہ فاطر)

یعنی اے بندو یہ شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن ہی جانو بیشک یہ بندوں کو اپنے ساتھ ملاتا ہے تاکہ وہ بھی دوزخی بن جائیں لہذا تم اس کی فریب کاریوں میں نہ آؤ۔

نیز اللہ تعالے نے ہمیں خبر دار کرنے کیلئے قرآن پاک میں یہ بھی فرمادیا ہے۔

ولقد اضل منکم جبلاّ کثیرا افلم تکونو ا تعقلون.

اے بندو اس شیطان نے تم انسانوں ہی سے بہت ساری قوموں کو گمراہ کر کے (جہنم رسید کر دیا ہے) کیا تم ہوش میں نہیں آ ؤ گے۔

ایک دن سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ تعالے عنہ اپنے احباب میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک سنایا۔ **ان من اشراط الساعة اماتة الصلوات و اتباع الشهوات والميل الى الهوى ويكون امراء خونة و وزراء فسقة.** (تفسیر روح البیان ص ۱۴۱ ج ۶)

یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ نمازیں نہیں پڑھیں گے اور خواہشات کے پیچھے بھاگیں گے اور ان کا میلان خواہشات کی طرف ہوگا اور ان کے امراء خائن اور ان کے وزیر فاسق ہونگے۔

یہ سن کر سیدنا سلمان فارسی اچھل کر بولے حضرت یہ آپ کیا فرمارہے ہیں کیا مسلمان نمازیں نہیں پڑھینگے اس کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلمان بالکل ایسے ہی ہوگا۔

اس وقت مؤمن کا دل (یہ دیکھ کر) پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے لیکن مؤمن کچھ کر نہیں سکے گا (کیونکہ مؤمن کی بات کون سنے) یہ سن کر سیدنا سلمان فارسی نے عرض کیا حضرت کیا ایسا واقعی ہوگا تو فرمایا ہاں اے سلمان اس وقت ایماندار سب سے ذلیل شمار ہوگا اگر وہ بولے تو اس ایماندار کو لوگ کھا جائیں اور اگر چپ رہے تو اپنے ہی غیظ وغضب میں مرجائے۔ (تفسیر روح البیان ص ۱۴۱ ۔ ج ۶)

پھر یہ کہ کیا بے نماز کا حشر کسی ولی کسی غوث کسی قطب کسی نیکوکار کے ساتھ ہوگا۔ ہرگز ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالے کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

و کان یوم القیامة مع قارون وفرعون و ھامان و ابی بن خلف. یعنی بے نماز کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف، ص ۵۸ ۔ سنن دارمی، ص ۲۱۲ ۔ مسند امام احمد، ص ۱۰۹)

رسول اللہ ﷺ نے چار بڑے کافروں کا نام لیا اور اس میں شک وشبہ نہیں کہ یہ کفار دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔

اور فرمان مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بے نماز بھی ان کے ساتھ ہوگا۔ الامان الحفیظ

اور یہ صرف حدیث پاک ہی نہیں بلکہ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالے نے واضح طور پر فرمادیا ہے۔ فخلف من بعدھم خلف اضاعو االصلاۃ و اتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا.

(قرآن مجید۔ سورۃ مریم)

یعنی اچھے لوگوں کے بعد برے لوگ پیدا ہوگئے (یا اللہ ان کی برائی کیا ہے) تو فرمایا وہ برے اس لئے ہیں کہ وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں (نمازیں نہیں پڑھتے اور خواہشات کے پیچھے دوڑتے ہیں) ایسے لوگ عنقریب وادی غیّ میں پھینکے جائیں گے۔

اور وہ وادی غیّ کیا ہے سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا وادفی جھنم وان اودیۃ جھنم تستعیذمن حرہ یعنی غیّ دوزخ کی وادیوں میں سے ایک ایسی وادی ہے کہ دوزخ خود اس سے

اللہ تعالے کی پناہ چاہتا ہے کہتا ہے یا اللہ مجھے وادی غی کی گرمی سے بچا۔

اے میرے مسلمان بھائی ہم ذرا سوچیں کہ بے نماز کیلئے اتنی سخت سزا کیوں ہے تو ہمیں بخوبی سمجھ آجائیگی کہ نماز نہ پڑھنا پرلے درجے کی ناشکری ہے غور کریں کہ جس خالق ومالک جل جلالہ' نے بندے پر اتنے احسان کیئے کہ بندہ گن نہیں سکتا خود قرآن مجید میں فرمایا: وان تعدوانعمۃ اللہ لا تُحصوھا. (سورۃ النحل)

یعنی اے بندو اگر تم شمار کرنا چاہو تو میری نعمتوں کو شمار نہیں کرسکتے اللہ تعالے نے ہاتھ دیئے کان دیئے پاؤں دیئے زبان دی آنکھیں دیں نیز ہوا، پانی، دودھ، گھی، سبزیاں، پارچات وغیرہ بے شمار نعمتیں اللہ تعالے کی ہیں پھر یہ کہ اپنے حبیب ﷺ کا امتی بنایا پھر یہ کہ پہلے اس امت پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کیں زاں بعد اپنے حبیب رحمت کائنات ﷺ کے وسیلہ سے پچاس سے پانچ کردیں۔ اللہ تعالے نے ان گنت انعامات عطا کیئے تو جو بندہ کھائے ساری نعمتیں اللہ تعالے کی اور تابعداری کرے خدا تعالے کے دشمن شیطان کی تو کیا ایسا انسان

جنت کا حقدار ہوسکتا ہے ہرگز نہیں ہوسکتا اللہ تعالے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے اور ہم آج ہی توبہ کریں نماز کو پابندی سے پڑھیں تو اللہ تعالے کے انعام کے مستحق بن جائیں اللہ تعالے جل جلالہ نے مذکورہ آیت کے ساتھ ہی فرمادیا: الا من تاب و آمن و عمل صالحاً فاؤلئك يدخلون الجنة ولا يظلمون شيأً . (قرآن مجید)

یعنی وہ بندہ وادی غیّ میں نہیں ڈالا جائیگا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے یہ ایسے توبہ کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جائیگی۔ اللہ تعالے ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا کرے۔

نیز قرآن مجید سے دو فرمان اور بھی سن لیں تاکہ قیامت کے دن پچھتانا نہ پڑے۔ قرآن مجید میں ہے۔ الا اصحاب اليمين في جنات يتسألون عن المجرمين ماسلككم في سقر .

(قرآن مجید۔ سورۃ مدثر)

یعنی جنتی جنت میں خوش طبعیاں کرتے ہونگے پھر ایک دوسرے

سے پوچھیں گے کہ فلاں فلاں کبھی نظرنہیں آئے وہ کہاں ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا کہ وہ تو دوزخ میں ہیں، یہ سن کر وہ جنتی ان دوزخ والوں سے پوچھیں گے کہ تم دوزخ میں کیوں پہنچ گئے وہ دوزخ والے جواب دینگے لم نک من المصلین. ہم نماز نہیں پڑتے تھے نیز ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور فضول بحثیں کرتے تھے اور قیامت کو نہیں مانتے تھے۔

دوسرا فرمان ذیشان یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلایستطیعون خاشعة ابصارھم ترھقھم ذلّة .

(قرآن مجید۔سورہ قلم)

یعنی قیامت کے دن اللہ تعالے کی قدرت ظاہر ہوگی اور حکم ہوگا کہ اے بندو آؤ رب تعالی کو سجدہ کرو لیکن (بے نماز) سجدہ نہیں کرسکیں گے اوران کی آنکھوں پر ذلت چھائی ہوگی۔

(یااللہ وہ سجدہ کیوں نہیں کرسکیں گے) تو فرمایا: و قد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون.

یعنی وہ اس لئے سجدہ نہیں کرسکیں گے کہ وہ دنیا میں سجدہ کی طرف

بلائے جاتے تھے (حی علی الصلوٰۃ) آؤ نماز یں پڑھو مگر یہ لوگ باوجود تندرست ہونے کے نمازوں کی طرف نہیں آتے تھے۔

بعض تفسیروں میں آتا ہے کہ بے نمازوں کی پشت تانبے کی پلیٹ کی طرح اکڑ جائیگی اور وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے۔

اللہ تعالے ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق عطا کرے۔

عارف رومی نے فرمایا:

یاد داری کہ وقت زادن تو = ہمہ خنداں وتو گریاں

چناں زی کہ وقت مردن تو = ہمہ گریاں وتو خنداں

یعنی اے بندے تجھے یاد ہے جب تو اس دنیا میں آیا تھا (تو پیدا ہوا تھا) تو سارے خوشیاں مناتے تھے اور تو روتا تھا اے انسان تو ایسی زندگی گذار کہ جب تو اس دنیا سے جائیگا تو سارے روئیں مگر تو تو خوشیاں مناتا جا۔اور اگر تو بھی (اپنی بداعمالیوں) کی وجہ سے روتا گیا تو حیف ہے تیرے دنیا میں آنے کا۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

اے میرے مسلمان بھائی ہوش کر اور دیکھ رب تعالے کا پاک قرآن

تجھے کس انداز سے فرما رہا ہے: یا ایھا الانسان ما غرّك بربك الكريم الذی خلقك فسواك فعدلك فی ای صورة ما شاء ركّبك. (قرآن مجید)

یعنی اے انسان اے آدم کے بیٹے تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم سے دور (مغرور) کر دیا ہے وہ تیرا رب جس نے تجھے پیدا کیا تجھے درست کیا (تجھے ہاتھ دیئے کان دیئے آنکھیں دیں پاؤں دیئے) تجھے درست پیدا کر کے اچھی صورت دے کر بھیجا۔

کلا بل تكذبون بالدين. اصل بات یہ ہے کہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو۔

نہ ہمیں مرنا یاد ہے نہ حساب کتاب یاد ہے نہ حشر و نشر یاد ہے بس دنیا ہی دنیا رہ گئی ہے۔ حسبنا الله ونعم الوكيل

نیز اللہ تعالے کا فرمان ذیشان ہے کہ: افحسبتم انما خلقنا كم عبثا و انكم الينا لا ترجعون. (قرآن مجید سورہ مؤمنون)

یعنی اے بندو کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے (کیا تم سے حساب نہیں لیا جائیگا) اور تمہارا کیا گمان ہے کہ تم

ہمارے دربار پیش نہیں کیئے جاؤ گے

ایسا ہر گز نہیں ہوگا بلکہ تمہیں دربار میں ضرور پیش کیا جائیگا۔ اور تم سے ایک ایک بات کا حساب لیا جائیگا۔

تو اے عزیز ہمیں سوچ رکھنا چاہیے کہ وہاں کیا جواب دیا جائے ہمیں گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالے کی نعمتیں کھا کھا کر پانچ وقت سجدہ بھی نہ کریں بلکہ اس کے دشمن کی تابعداری کریں تو ہمیں کس گھر میں پھینکا جانا چاہیے اللہ تعالے توفیق عطا کرے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں۔

پھر یہ کہ نماز پڑھنے کی برکتیں اور بہاریں کیسی ہیں پڑھیں اور اندازہ کریں۔

حدیث ۱

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہ نے بیان کیا کہ خزاں کا موسم تھا میں اور اللہ تعالے کے رسول ﷺ باہر نکلے آگے گئے تو ایک درخت نظر آیا جس کے پتے خشک ہو کر لٹک رہے تھے اللہ تعالے کے حبیب ﷺ نے اس درخت کی ٹہنیوں کو پکڑ کر حرکت دی تو اس کے

سارے پتے نیچے گر گئے پھر فرمایا اے ابو ذر میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ میں حاضر ہوں تو فرمایا جب مؤمن اللہ تعالے کی رضا کیلئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۵۸، مسند امام احمد)

حدیث ۲

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ تم یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو اور وہ بندہ اس نہر میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل رہ جائیگا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالے ان نمازوں کی برکت سے نمازی کی خطاؤں کو مٹاتا رہتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ مشکواۃ شریف ص ۵۷)

نصیحت آموز واقعہ

مجالس سنیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جارہے تھے آپ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا

جانور دریا کے کنارے دلدل اور کیچڑ میں لت پت ہوتا ہے پھر وہ کیچڑ سے نکل کر گہرے پانی میں غوطہ لگاتا ہے اور وہ بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے پھر وہ کیچڑ میں لت پت ہوا پھر گہرے پانی میں غوطہ لگایا تو بالکل پاک صاف ہو گیا اور اس نے کئی بار یوں ہی کیا یہ دیکھ کر اللہ تعالے کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ جانور کیا کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام حاضر ہو گئے اور عرض کیا اے اللہ تعالے کے نبی یہ جانور آپ کو اللہ تعالے کے حبیب کی امت کی شان دکھا رہا ہے۔

عرض کیا کہ یہ کیچڑ امت کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا کا صاف پانی یہ نماز کی مثال ہے۔ امتی گناہوں میں لت پت ہونگے اور پھر اذان ہو گی وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھیں گے تو گناہوں سے پاک صاف ہو جائینگے۔ دن بھر میں یوں ہی ہوتا رہے گا اور امت محمد یہ نمازوں کی برکت سے گناہوں سے پاک ہوتی رہے گی۔ (احسن المواعظ۔ص ۱۵۶)

پھر یہ کہ نماز کی برکت سے برائیاں چھوٹ جاتی ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالے نے فرمایا: اقم الصلاۃ ان الصلاۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر. یعنی اے بندے نماز قائم کر کیونکہ نماز بے حیائیوں اور

برائیوں سے بچالیتی ہے۔اس کے ماتحت تفسیروں میں ایک واقعہ درج ہے کہ ایک اللہ والا (اللہ تعالے کا نیک بندہ) تھا اس کی بیوی خوبصورت اور حسن وجمال والی تھی وہ ایک دن باہر نکلی تو کسی بدمعاش کی اس پر نظر پڑ گئی اور وہ لٹو ہو گیا اس نے ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے ایک دن اس کا اسی عورت کے ساتھ آمنا سامنا ہو گیا تو اس نے کہہ دیا کہ بی بی میں تجھ پر عاشق ہو گیا ہوں وہ عورت گھر گئی تو خاوند کے سامنے بہت روئی کہ فلاں بندے نے مجھے یہ بات کہی ہے یہ سن کر خاوند نے کہا فکر والی بات نہیں اب اگر اس کے ساتھ ملاقات ہو تو اسے کہنا کہ صرف ایک شرط ہے کہ تو میرے خاوند کے پیچھے چالیس دن باجماعت نماز ادا کر کہ تکبیر تحریمہ بھی نہ چھوٹے اس نے کہا یہ کونسی مشکل بات ہے اس بدمعاش نے غسل کیا کپڑے بدلے اور اس اللہ والے کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنا شروع کر دی کہ تکبیر تحریمہ بھی نہ چھوٹی اور جب چالیس دن پورے ہو گئے تو اس اللہ والے نے اپنی بیوی سے کہا اب اگر ملاقات ہو تو پوچھنا بھائی کیا خیال ہے اور جب اس سے پوچھا تو اس نے کہا نہ جی اب تو دل میں اللہ تعالے کی سچی محبت آ گئی ہے

اب گندے خیال سارے ختم ہو گئے ہیں ۔یہ ہے نماز کی برکت اللہ تعالے نے سچ فرمایا ہے کہ نماز بے حیائیوں اور برے کاموں سے روک لیتی ہے۔اللہ تعالے ہمیں سچا پکا نمازی بنائے اور ہم بھی نیک بن جائیں۔(آمین)

سبحان اللہ الحمد للہ نماز کی کیسی بہاریں اور برکتیں ہیں پھر نمازی قبر میں جائیگا تو وہ بالکل پاک صاف ہو گا اللہ تعالے ہم سب کو یہ بہاریں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تفصیل کے لئے کتاب نماز کی اہمیت کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے،

سوال

ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں لیکن نماز پڑھی نہیں جاتی اس کا کوئی حل یا کوئی علاج بتائیں۔

جواب

اگر کوئی مریض کسی ڈاکٹر صاحب کے پاس علاج کیلئے جائے تو پہلے اس کا چیک اپ کیا جائیگا ،الٹرا ساؤنڈ ،خون ٹیسٹ وغیرہ کیا جائے گا

تا کہ معلوم ہو سکے کہ اس کو کیا بیماری ہے اس کے بعد علاج شروع ہوگا۔

یوں ہی پہلے یہ معلوم کیا جائے کہ وجہ کیا ہے کیوں نماز نہیں پڑھی جاتی،

وجہ یہ ہے کہ ہم نے نفس کو پالا پوسا موٹا تازہ کیا اب یہ منہ زور گھوڑا ہو گیا ہے یہ ہمیں نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔ جیسے کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ان النفس لامّارة بالسّوء .

بیشک نفس امارّہ ہمیشہ برائی کی طرف لے جاتا ہے (یہ نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا) اس لئے بسیار کوشش کے باوجود ہمیں نماز نہیں پڑھنے دیتا۔

ہاں ہاں جن حضرات نے اس نفس امارہ کو قابو کرلیا اس کی امارگی کو بھوک پیاس دیکر توڑ دیا ان کا نفس نڈھال ہو گیا ان کو ان کا نفس نیکی سے روک نہیں سکتا جیسے کہ مشہور ہے کہ اماموں کے امام سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور غوثوں کے غوث غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالے عنہما نے چالیس پنتالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی حالانکہ سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اور یہ چالیس پنتالیس سال رات بھر عبادت الٰہی میں گزار دینا کوئی آسان کام نہیں۔ ایسا وہی کرسکتا ہے جس نے نفس کی امارگی کو توڑ دیا ہو۔

اللہ تعالے ہمیں ایسے نفوس قدسیہ کے فیوض و برکات سے مالا مال کرے

الحاصل جب نفس کو پالا جائے کبھی یہ کھا کبھی وہ کھا کبھی بوتل پی، کبھی چائے پی، کبھی ٹی وی کے شو دیکھ، کبھی سینما کی فلمیں دیکھ، یعنی نفسانی خواہشات کی تکمیل میں ہی لگے رہے تو نفس موٹا اور زور آور ہو جاتا ہے اس کی امارّگی بڑھتی جاتی ہے اور یہ منہ زور گھوڑے کی طرح خواہشات کے پیچھے دوڑتا ہے یہ بندے کو نیکی (نماز) کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔

علاج

سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے انسان اللہ تعالے نے تجھ میں غصّہ اسلئے نہیں پیدا کیا کہ تو کسی کمزور کو کسی نوکر یا غلام کو زمین پر پٹخ دے اسے دو چار رسید کر دے اور دو چار گرم گرم سنا دے بلکہ اللہ تعالے نے تیرے اندر غصہ اسلئے پیدا کیا ہے کہ تو اسے اپنے اوپر نافذ کرے۔

لہذا اگر تیرا نفس تجھے نماز کی طرف نہیں آنے دیتا تو تو غصہ کو اپنے اوپر اس طرح نافذ کر کہ قبر کی وحشت کو اور قیامت کی سختی کو اپنے سامنے رکھ کر پکا وعدہ کر اور اپنا نام لے کر کہہ کہ اے فلاں اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو کل روزہ ہوگا تو دیکھتے ہیں کہ کیسے نماز نہیں پڑھی جاتی بس ایک ہفتہ عشرہ

کر کے دیکھ تو تو پکا نمازی بن جائیگا اور پھر جب قبر میں جائے گا تو تیری قبر جنت کا باغ بن جائیگی جیسے کہ میرے اور تیرے نبی اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

اور اگر تو کہے کہ جی یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ شام تک منہ بند رکھوں، تو پھر تو دوزخ کے دروازے ہی کھلے ہیں۔ (الامان الحفیظ)

دعاء

یا اللہ ہمیں سچّا پکّا نمازی بنا کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن نماز پڑھنے والے غریب لوگ تو جنت کی طرف رواں دواں ہوں اور ہمیں فرشتے ہانک کر دوزخ کی طرف لئے جارہے ہوں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

یادداشت ۲

ثم جعلنا کم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون. (قرآن مجید، سورۃ یونس)

یعنی اے حکمرانو! ہم نے تمہیں پہلے حکمرانوں کے بعد حکمران بنایا ہے تا کہ ہم دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔

اگر تم نے حکمرانی اپنی مرضی کے مطابق کی تو تھوڑے عرصہ کے بعد تمہیں ہٹا کر دوسرے حکمران لے آئیں گے اور پھر قیامت کے دن تم سے ایک ایک بات کا حساب لیں گے اور اگر تم نے ہمارے نازل کردہ فرامین کے مطابق حکمرانی کی تو قیامت کے دن ایسے ایسے انعامات سے نوازیں گے کہ ساری خدائی دیکھے گی۔

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے اس نیم بر اعظم پاک و ہند میں اپنے عروج و زوال کی تاریخ پر نظر ڈالو تو قدم قدم پر آپ کو اس ارشاد ربانی کی تصدیق کرنے والے شواہد ملیں گے۔ غلامی کی طویل رات کے بعد ہمیں صبح آزادی سے ہمکنار کیا گیا۔ کیا ہم اپنی نفع رسانی اور افادیت کا ثبوت بہم پہنچانے میں کسی کوتاہی کا مظاہرہ تو نہیں کر رہے کیا ہماری قوتیں نیکی کو مٹانے اور بدی کو فروغ دینے میں تو صرف نہیں ہو رہیں۔ کیا ہم خدا پرستی کی بجائے نفس پرستی کا شکار تو نہیں ہو رہے۔ ان سوالات کا جواب ہمیں بڑی

حقیقت پسندی سے دینا ہوگا۔ قدرت کے قانون احتساب کے حرکت میں آنے سے پہلے ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اسی میں ہماری نجات ہے اور اسی میں ہماری فلاح ہے۔

(ضیاء القرآن، سورۃ یونس)

یادداشت ۳

الهاكم التكاثر حتى زرتم المقابر.

(قرآن مجید۔ سورہ التکاثر)

اللہ تعالے اپنے بندوں سے فرما رہا ہے اے بندو تمہیں مال اکٹھا کرنے نے خدا تعالے سے دور کر دیا ہے اور یہ کثرت مال کی حرص تمہیں قبر کی دیواروں تک چمٹ گئی ہے تمہیں اللہ تعالے کی یاد کا وقت ہی نہیں ملتا۔ ہاں ہاں تمہیں عنقریب ہی پتہ چل جائے گا۔ بہت جلد تم جان جاؤ گے کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے پھر تم سے ایک ایک نعمت کا حساب لیا جائے گا۔

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے جو لوگ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں ان کو بڑی اہم اور ضروری چیزیں فراموش

ہو جاتی ہیں دولت سمیٹنے کی خواہش جنون کی صورت اختیار کر لیتی ہے اس وقت انہیں نہ خدا یاد رہتا ہے نہ موت یاد آتی ہے اور نہ قبر کا وہ تاریک گڑھا جس میں انہوں نے ایک نہ ایک دن فروکش ہونا ہے بس ایک ہی خیال میں مگن رہتے ہیں کہ جیسے بن پڑے زیادہ سے زیادہ دولت جمع کر لی جائے۔ خدا ناراض ہوتا ہے تو ہوتا رہے قوم سے خیانت، اپنے ملک سے غدّاری، اپنے فرائض کی ادائیگی میں بددیانتی کے جرائم سرزد ہوتے ہیں تو ہوتے رہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے بدنصیب لوگ خوف خدا اور آخرت کو ہی بھول نہیں جاتے بلکہ وہ پرلے درجے کے خود فراموش بھی ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

خود فراموشی کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو نہ قبر یاد آتی ہے نہ وہ حساب کا کڑا دن یاد آتا ہے۔ جس دن سورج جو کہ اب ہم سے کروڑوں میل دور ہے اور اب وہ آگ کی سی گرمی پھینکتا ہے قیامت کے دن یہی سورج ہمارے سروں کے قریب آ جائیگا۔

اس دن پانی کی ایک بوند نہ ملے گی زبانیں باہر نکلی ہونگی پسینہ بہہ بہہ کر

سینوں تک چڑھ جائے گا کئی اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں لگاتے ہوں گے اور کوئی سایہ، کوئی بلڈنگ، کوئی چھت، کوئی مکان نہ ہوگا۔ نہ ماں بیٹے کو پہچانے گی نہ بیٹا ماں کو پہچانے، نہ باپ نہ بھائی کوئی پرسان حال نہ ہوگا وہ دن بھی یاد نہیں آتا پھر وہ پلصراط جو کہ بال سے باریک تلوار سے تیز ہزاروں میل لمبی ہوگی وہ بھی یاد نہیں رہتی نہ وحساب کتاب کا دن یاد رہتا ہے بس ایک ہی دھن میں گرفتار ہیں کہ مال کی فراوانی ہو۔ اگر کوئی خیر خواہ کوئی نصیحت کی بات کرے تو جواب ملتا ہے یار دیکھا جائیگا جو ہوگا یہاں تو عیش کرلیں۔

ہاں ہاں جب بندہ قبر میں جائے گا تو ہوش ٹھکانے آئے گی پھر رو، رو کر عرض کرے گا: قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت. (قرآن مجید۔ سورہ المؤمنون)

یعنی کہے گا یا اللہ میں بھول گیا میں غلطی کر بیٹھا مجھے ایک بار دنیا میں بھیج آئندہ میں کوئی غلط کوئی گناہ کا کام نہ کروں گا کبھی نافرمانی نہیں کروں گا اس پر فرمان جاری ہوگا کلا یعنی ہرگز نہیں ہوگا کہ دوبارہ دنیا میں تجھے بھیجا جائے۔ ومن وراء هم برزخ الی یوم یبعثون.

موت کے بعد بندے کیلئے قیامت کے دن تک عالم برزخ ہے جس میں اس غافل انسان نے اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھنا ہے۔

اللہ تعالے ہمیں ہوش عطا کرے ہم سمجھیں سوچیں کہ ہم کس لئے پیدا کئے گئے ہیں پھر جب قیامت برپا ہوگی اور بندہ اللہ تعالے کے دربار حاضر کیا جائیگا تو جب تک وہ پانچ سوالوں کے جواب نہ دے لے گا آگے قدم نہیں اٹھا سکے گا۔

حدیث پاک میں ہے **لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامة حتی یسئال عن خمس عن عمره فیما افناه وعن شبابه فیما ابلاه وعن ماله من این اکتسبه و فیما انفقه وماذا عمل فیما علم.** (جامع ترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۴۳)

یعنی اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب تک بندہ پانچ باتوں کا جواب نہ دے لے گا آگے قدم نہیں اٹھا سکے گا۔

اول یہ کہ اے بندے تو نے عمر کن کاموں میں گزاری۔

دوم یہ کہ اے بندے تو نے جوانی کیسی گذاری۔

سوم اے بندے تو نے دولت کہاں سے اور کیسے حاصل کی۔

چہارم اے بندے تو یہ بتا کہ تو نے وہ مال و دولت کہاں کہاں خرچ کیا

پنجم اے بندے تو یہ بتا تو نے جو کچھ جانا اس کے مطابق عمل کیا یا نہیں۔

لہذا اے میرے مسلمان بھائی ہمیں اب سوال سوچ رکھنے چاہیں تا کہ وہ احکم الحاکمین جو کہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے جس کے سامنے غلط بیانی چل ہی نہیں سکتی ہم اس کے سامنے صحیح جواب دے سکیں۔ اور صحیح جواب جب ہی ہو سکے گا کہ ہم آج ہی سیدھے ہو جائیں۔ اللہ تعالے کے حکموں کی خلاف ورزی کسی صورت نہ ہونے پائے ورنہ پھنس جائیں گے۔

یعنی اگر مندرجہ بالا سوالوں کے جواب نہ دے سکے تو سوچیں کیا یہ ممبریاں، یہ نظامتیں، یہ وزارتیں، یہ صدارتیں ہمیں اللہ تعالے کے عذاب سے بچالینگی ہرگز ہرگز نہیں بچا سکیں گی، یا اللہ ہمیں ہوش عطا کر۔

نیز حدیث پاک میں ہے اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بندہ دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا جس کی ساری زندگی ٹھاٹھ کی گزری ہوگی لیکن اس کے کام دوزخیوں کے ہونگے

(اللہ تعالے نے اسے ہر نعمت سے نوازا اسے مال دیا دولت دی اقتدار دیا ہر آسائش سے نوازا مگر وہ شکر گزار نہ تھا) حکم ہو گا اے فرشتو اس دوزخی کو دوزخ میں ایک ہی غوطہ دے کر لاؤ جب وہ لایا جائیگا تو اللہ تعالے پوچھے گا اے بندے بتا تو نے دنیا میں کوئی آسائش، کوئی سکھ، کوئی خوشی دیکھی ہے تو وہ قسمیں کھا کھا کر کہے گا یا اللہ میں جب سے پیدا ہوا ہوں میں نے کوئی آسائش کوئی خوشی کوئی نعمت نہیں دیکھی۔ (دوزخ ایسی بلا ہے کہ ایک غوطہ کھانے سے کوئی دنیاوی خوشی یاد نہ آئے گی)

پھر اللہ تعالے اس بندے کو حاضر کریگا جسکی ساری زندگی پریشانیوں میں دکھوں میں گذری ہو گی لیکن وہ اللہ تعالے کا شکر گزار بندہ تھا اس کے متعلق فرمائیگا اے فرشتو اس کو جنت کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ جب لایا جائے گا تو اللہ تعالے اس سے پوچھے گا اے بندے تو نے دنیا میں کوئی پریشانی کوئی دکھ دیکھا تھا (تو جنت ایسی پیاری نعمت ہے) کہ وہ بندہ ایک جھلک دیکھ کر دنیاوی سب پریشانیوں کو بھول جائیگا اور وہ قسمیں کھا کھا کر کہے گا یا اللہ میں نے کبھی کوئی پریشانی کوئی دکھ دیکھا ہی نہیں یہ ہے دنیا کی حقیقت۔

چنانچہ صحیح مسلم میں ہے یوتی بانعم اھل الدنیا من اھل النار یوم القیامة فیصبغ فی النار صبغة ثم یقال یا ابن آدم ھل رایت خیراً و ھل مرّبك نعیم قط فیقول لا واللہ یارب . ویوتی باشد الناس بؤسافی الدنیا من اھل الجنة فیصبغ صبغة فی الجنة فیقال لہ یا ابن آدم ھل رایت بؤساقط وھل مرّبك شد ة قط فیقول لا واللہ یارب ما مرّبی بوس قط ولارایت شدة قط . (صحیح مسلم۔ مشکٰوۃ شریف)

یادداشت ۲

ہماری یہ کوہ تاہ بینی ہے کہ ہم ممبر بن کر ناظم بن کر وزیر بن کر کارخانہ دار بن کر سمجھ بیٹھتے ہیں کہ بس ہم کامیاب ہوگئے ہیں ہماری یہی کامیابی ہے۔ حالانکہ یہ کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ اصلی اور حقیقی کامیابی وہ ہے جو اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ کا قرآن مجید بیان کررہا ہے۔ فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز. (قرآن مجید)

یعنی جو بندہ دوزخ سے بچ کر جنت پہنچ گیا کامیاب وہ ہے۔

اللہ تعالے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے ہم سوچیں سمجھیں اور کوشش کریں تاکہ وہ حقیقی کامیابی حاصل کرسکیں۔

اور پھر ابدالآباد تک جنت کی بہاریں اور عیش وعشرت کی زندگی گزار سکیں جس کے متعلق خالق کائنات جل جلالہٗ کا فرمان ذیشان ہے۔

وان الدار الاخرة لهی الحیوان لو کانوا یعلمون.

(قرآن مجید۔سورہ عنکبوت)

یعنی اے بندو اگر زندگی ہے تو وہ آخرت کی زندگی ہے کاش بندے اس بات کو جان لیں۔کیونکہ وہ زندگی ختم ہونے والی نہیں اس کا دوسرا کنارہ ہی نہیں۔ہزار،لاکھ،کروڑ،ارب،کھرب،سنکھ پدم یہ ساری گنتیاں ختم ہوجائیں مگر وہ زندگی ختم نہ ہوگی۔

تأسف

ہائے افسوس،ہائے افسوس،ہائے افسوس کہ ہم ایسی ناپائدار زندگی، گدلی زندگی،دھوکہ فریب کی زندگی،ساتھ چھوڑ جانیوالی زندگی، آفات وبلیات کی زندگی،دکھوں اور پریشانیوں کی زندگی پر ہی لٹو ہوگئے ہیں۔جس کی حیثیت اس آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں کچھ

بھی نہیں۔موازنہ کرنا ہو تو فرمان مصطفےٰ ﷺ سامنے رکھیں۔

عن مستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ ﷺ

یقول واللہ ما الدنیا فی الاخرة الا مثل ما یجعل احدکم

اصبعه فی الیم فلینظر بما یرجع.

(صحیح مسلم،ص ۳۸۳۔جامع ترمذی،ص ۵۸ مشکوٰۃ ص ۴۳۹)

یعنی سیدنا مستورد صحابی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالے کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے اور پھر دیکھے اس کے ساتھ کتنا پانی آتا ہے (تو جیسے انگلی کی تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ نسبت ہے ایسے ہی اس زندگی کو آخرت کی زندگی کے ساتھ نسبت ہے)

سبحان اللہ العظیم ،سبحان اللہ العظیم

سبحان اللہ العظیم.

میرے بھائی غور کر کہ انگلی کی تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ کیا نسبت ہو سکتی ہے مگر ہم ہیں کہ آخرت کی زندگی کو بھول

گئے ہیں نہ ہمیں حقوق اللہ کی پرواہ ہے نہ ہمیں حقوق العباد ۱؎ کی پرواہ ہے۔ یہ کونسی عقلمندی ہے۔

عقلمندی کا ایک واقعہ

ایک بادشاہ تھا غفلت شعار اسلام سے دور دنیا کی لذت میں مخمور لیکن اس کا وزیر نہایت نیک دل انسان آخرت کا طلبگار تھا وہ وزیر اس بات کا خواہاں تھا کہ کوئی موقع ملے تو میں بادشاہ کو نصیحت کروں تا کہ اس کی آخرت سنور جائے ایک رات بادشاہ نے کہا وزیر صاحب چلو چل کر رعایا کی خبر گیری کریں کہ کہیں کوئی مصیبت زدہ نہ ہو گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے آگے گئے تو ایک اونچا سا مکان نظر آیا جس سے روشنی چھن رہی تھی بادشاہ نے کہا وزیر صاحب رات ڈھل رہی ہے تو یہ اس وقت مکان کے اندر روشنی کیوں ہے اوپر چڑھ کر دیکھا تو اندر گندگی کا ڈھیر نظر آیا اس کو کرسی نما بنایا گیا تھا اس کے اوپر ایک شخص میلے کچیلے کپڑے پہنے بیٹھا ہوا ہے سامنے ایک عورت میلے کچیلے کپڑے پہنے بیٹھی ہے وہ

۱؎ حقوق العباد کی اہمیت کے متعلق کتاب حقوق العباد کا مطالعہ کریں

مرد خطاب کرتا ہے کہ ملکہ یہ بات ہے ملکہ یہ یوں ہے عورت بولتی ہے تو کہتی ہے ہاں بادشاہ سلامت یوں ہی ہے بادشاہ سلامت یوں ہی ہے۔

بادشاہ سوچنے لگ گیا کہ کون بادشاہ اور کون ملکہ یہ کیا چکر ہے آخر کار سمجھ گیا کہ یہ شغل کر رہے ہیں ۔مرد اپنے گندگی کے ڈھیر پر بیٹھا اپنے آپ کو بادشاہ تصور کر رہا ہے۔

بادشاہ نے کہا وزیر صاحب یہ شغل کر رہے ہیں کرنے دو ہمیں کیا وزیر کو موقعہ مل گیا بولا بادشاہ سلامت ایک ایسی بھی بادشاہت ہے جس کے سامنے یہ تیری بادشاہت ایک گندگی کا ڈھیر ہے بادشاہ چونکا کہ وہ ایسی بادشاہی کہاں ہے میں وہ ضرور حاصل کروں گا۔وزیر صاحب نے چند نصیحت کی باتیں سنائیں اور پھر اس بادشاہ کو اس کے آباو اجداد کی قبروں پر لے گیا وہاں نصیحت کے اشعار لکھے ہوئے تھے کچھ یہ اشعار تھے۔

اتعمی عن الدنیا و انت بصیر = تجهل عما فیها و انت خبیر

تو بے وفا دنیا سے آنکھیں بند کرتا ہے حالانکہ تو انکھیارا ہے اور تو دنیا

ومافیھا سے جاہل ہے حالانکہ تو خبردار ہے۔

و تصبح تبنيها كانك خالد = و انت غدا عمابنيت تسير

اور تو دنیا کو یوں اکٹھا کرتا ہے جیسے کہ تو نے ہمیشہ یہاں رہنا ہے۔اور تو کل یہ سب کچھ چھوڑ کر رخصت ہو جائیگا۔

ودونك فاصنع كلما انت صانع = فان بيوت الميتين قبور

تو دنیا میں بنا لے جو کچھ بنانے والا ہے آخرکار مرنے والوں کا گھر قبر ہے۔

یہ پڑھ کر اور نصیحت کی باتیں سن کر بادشاہ چونکا اور کہا کہ (میں وہ بادشاہی ضرور حاصل کروں گا) سچی توبہ کر کے صحیح مسلمان بن گیا اور عذاب الٰہی سے بچ گیا۔ (قلیوبی)

ایک عالم دین نے یوں بیان کیا کہ پھر وزیر نے اس بادشاہ کیلئے ایک عبادت خانہ بنا دیا وہ بادشاہ اپنی بادشاہی چھوڑ کر اس عبادت خانہ میں گوشہ نشین ہوگیا اور پھر کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہوا اور وزیر کو خواب میں ملا اور بتایا وزیر صاحب اللہ تعالے نے مجھے یہاں ایسی بادشاہی عطا کی ہے کہ دنیا کی بادشاہی اس کے مقابلہ میں

گندگی کا ڈھیر ہے۔

آخر میں میں نصیحت آموز چند اشعار سنا کر رخصت چاہتا ہوں۔

چند ناصحانہ اشعار از بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ

ہر چہ مے بینی بگرداب جہاں = چوں حباب از چشم تو گردد نہاں

یعنی اے غافل انسان جو کچھ تو دنیا کی چہل پہل رونق و رنگینی دیکھتا ہے یہ سب کچھ تیری آنکھوں سے یوں اوجھل ہو جائے گا جیسے پانی کا بلبلہ مٹ جاتا ہے۔

ناگہ از گورت برآید ایں صدا = واحسرتا واحسرتا واحسرتا

پھر تیری قبر سے آوازیں آئینگی۔ ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس۔ لیکن اس وقت کا افسوس کھانا کچھ فائدہ نہ دے گا اب وقت ہے کہ خواب غفلت سے ہم بیدار ہوں اور عمر رفتہ پر افسوس کریں جیسے حضرت بو علی شاہ قلندر نے دوسرے شعر میں فرمایا ہے۔

اے دریغا عمر تو رفتہ بخواب = اند کے ماندست اوراز ودیاب

یعنی ہائے افسوس ہائے افسوس کہ اے انسان تیری عمر خواب غفلت میں گزر گئی۔ اب تھوڑی سی باقی ہے اسے تو سنبھال۔

وہ یوں کہ توبہ کر کے اللہ، رسول کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہو جا۔

کاش کز بہر عدم خیز دپلنگ = تا قیامت خسپی اندر گور تنگ

اے غافل انسان ٹھہر جا ابھی تجھے ختم کرنے کیلئے موت کا فرشتہ آتا ہے پھر تو قیامت تک تنگ قبر میں لیٹا رہے گا۔ اور پھر قبر نیکو کار کیلئے جنت کا باغ بنے گی اور نافرمان کیلئے دوزخ کا گڑھا بنے گی جیسے کہ اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے شک قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن جائے گی۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

دعاؤں کا محتاج

ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

محمد پورہ فیصل آباد

09-09-2005

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی، سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

- آب کوثر
- جمال مصطفیٰ
- بے ادبی کا وبال
- عشق مصطفیٰ
- نظر بد
- دو جہاں کی نعمتیں
- عذاب الٰہی کے محرکات
- مستقبل
- شفاعت
- اُمت کی خیر خواہی
- صراط مستقیم
- اسلام میں شراب کی حیثیت
- فیضان نظر
- عظمت نام مصطفیٰ
- عورت کا مقام
- سنت مصطفیٰ
- حقوق العباد
- شیطان کے ہتھکنڈے
- انتباہ
- میلاد سید المرسلین
- شانِ محبوبی کے پھول

درود پاک پریشانیوں کا علاج اور بخشش کا بہترین ذریعہ ہے

حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر میں اپنے ذکر و اذکار اور دعاء کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیسا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو ایسا کرلے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (رواہ الترمذی)

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجیئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر **SMS** کریں **0324-9101192**

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے **Online** جمع کروائیے **www.tablighulislam.com**

ناشر **تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)**

سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com

041-8788807